بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایران میں پارلیمانی انتخاب

اداریہ

آج دنیا میں زیادہ تر ملکوں میں جمہوری نظام حکومت رائج ہے یعنی عوام کے لئے عوام کے ذریعہ تشکیل شدہ عوامی حکومت۔ ایران میں مطلق العنان شاہی حکومت کے عبرت ناک زوال کے بعد قائد انقلاب اسلامی نے اسلامی جمہوری حکومت کی بنیاد رکھی اور اس کے بعد استصواب عامہ کے ذریعہ ساری دنیا پر یہ ثابت کر دیا کہ اس حکومت کو ۹۸٫۲ فیصد ایرانی عوام کی حمایت حاصل ہے۔ اس سے قبل پارلیمانی جمہوریت اور صدارتی جمہوریت کے نمونے تو ملتے تھے لیکن اسلامی جمہوریت کا کوئی نمونہ دنیا والوں کے سامنے نہ تھا۔

دنیا کے دیگر جمہوری ملکوں میں پارلیمانی اور صدارتی انتخابات مختلف سیاسی پارٹیوں کے امیدواروں کے درمیان ہوا کرتے ہیں اور جو امیدوار زیادہ ووٹ حاصل کرتا ہے وہ کامیاب قرار دیا جاتا ہے چاہے حاصل شدہ ووٹوں کی فیصد تعداد کچھ بھی ہو لیکن اسلامی جمہوری نظام حکومت میں کوئی بھی امیدوار اس وقت تک کامیاب نہیں مانا جائے گا جب تک وہ حلقے کے پچاس فیصد سے زیادہ لوگوں کے ووٹ نہ حاصل کرلے اور اگر چناؤ کے پہلے دور میں پچاس فیصد سے زیادہ لوگوں کے ووٹ نہ حاصل

> اسلامی جمہوری حکومت میں امیدوار کسی مخصوص پارٹی کا تابع نہیں بلکہ اسلامی احکام و قوانین کا پیرو ہوتا ہے اور صدر مملکت کو بھی اپنی کامیابی کے لئے ملک کے پچاس فیصد سے زیادہ لوگوں کے ووٹ حاصل کرنے پڑتے ہیں۔

کر سکا تو اسے دوسرے دور کے چناؤ میں مطلوبہ ووٹ حاصل کرنے ہوں گے۔ اس کے علاوہ اسلامی جمہوری حکومت میں امیدوار کسی مخصوص پارٹی کا تابع نہیں بلکہ اسلامی احکام و قوانین کا پیرو ہوتا ہے اور صدر مملکت کو بھی اپنی کامیابی کے لئے ملک کے پچاس فیصد سے زیادہ لوگوں کے ووٹ حاصل کرنے پڑتے ہیں۔ اور برسر اقتدار حکومت کو کسی مخصوص پارٹی کے حق میں پروپیگنڈہ کرنے کے بجائے لوگوں کو چناؤ میں بھرپور شرکت کے لئے آمادہ کرنا ہے

۲۷۰ ممبران پر مشتمل ایرانی پارلیامنٹ کا حالیہ چناؤ اور اس چناؤ میں مغرب سے تعلقات کی بحالی کے طرفداروں کی فتح عالمی اخبارات و دیگر خبر رساں ایجنسیوں کے لئے بہترین موضوع بحث بنے ہوئے ہیں۔ بلکہ یہ کہنا مبالغہ نہ ہوگا کہ مغربی ذرائع ابلاغ نے ان خبروں کے ذریعہ ساری دنیا میں ایک ہنگامہ برپا کر رکھا ہے اور ہر شخص اپنی عقل و سمجھ اور ایران و اسلامی جمہوری نظام سے اپنی محدود واقفیت کے مطابق اس موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کر رہا ہے

اور شاید یہ کہنا مبالغہ نہ ہوگا کہ اس قسم کے پروپیگنڈوں کے پیچھے وہی مغرب نواز ذہنیت کام کر رہی ہے جو کل نو تشکیل شدہ اسلامی حکومت کو عارضی اور منافی ترقی کہہ رہی تھی اور اپنے قول و فعل سے یہ کوشش کر رہی تھی کہ بنیاد پرست اسلامی جمہوری حکومت نیست و نابود ہو جائے۔ صرف یہی نہیں بلکہ یہ مغرب نواز اور مغرب پرست ماہرین سیاست ساری دنیا کو یہ باور کرا رہے تھے کہ امام خمینیؒ کی وفات کے بعد حکومت صفحہ ہستی سے مٹ جائے گی لیکن ان کا یہ خواب شرمندۂ تعبیر نہ ہوا اور امام خمینیؒ کا یہ ارشاد سچا ثابت ہوا کہ ایران کا ہر مجاہد خمینیؒ ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ ایران کا نظامِ حکومت، چناؤ کا طریقہ اور مجلس شاورت کا طریقۂ کار صرف مغربی دنیا سے ہی نہیں بلکہ تیسری دنیا کے اکثر ملکوں سے بالکل مختلف رہا ہے اور یہ ایک فطری امر ہے کہ جو لوگ ایران کے اسلامی جمہوری نظام اور اس کے طریقۂ کار سے بخوبی واقف نہیں ہیں وہ ایران کے سلسلے میں انحراف اور بے راہ روی سے دوچار ہو جائیں اور یہ سوچنے لگیں کہ حضرت امام خمینیؒ کے قائم کردہ اسلامی جمہوری نظام میں اب وہ آب و تاب باقی نہیں رہ گئی ہے "اور ایران بڑی بے صبری کے ساتھ مغربی دنیا سے تعلقات قائم کرنا چاہتا ہے۔ اور ایران کے موجودہ لیڈران اپنے ملک میں مغربی طرز کا نظامِ حکومت قائم کرنا چاہتے ہیں!"

اس موقع پر امام خمینیؒ کے ارشادات کی روشنی میں مغرب اور مغرب نواز تبصرہ نگاروں کے ان بے ہودہ و بے بنیاد خیالات کی تردید سے قبل یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ایران کے موجودہ نظامِ حکومت اور مغربی نظامِ حکومت کے درمیان موجود بنیادی اختلافات کی مختصر وضاحت پیش کر دی جائے۔ بنیادی طور پر اسلامی جمہوریۂ ایران کا آئین مغربی ممالک کے آئین سے بالکل مختلف ہے۔ ایران کی مجلس قانون ساز (LEGISLATIVE) اور مجلس عاملہ دونوں ایک دوسرے سے بالکل الگ ہیں۔ دوسری عبارت میں

> اسلامی جمہوریہ ایران کے موجودہ قائد حضرت آیت اللہ خامنہ ای اور صدر جمہوریۂ ایران حجت الاسلام ہاشمی رفسنجانی متعدد بار اس بات کی وضاحت کر چکے ہیں کہ "ایرانی عوام اور امام خمینی (رح) کے ارمانات کے درمیان علاحدگی پر مشتمل مغرب کی خواہش، اس مغرب کو قبر میں پہنچا دے گی"

یہ کہا جا سکتا ہے کہ قطعی ضروری نہیں ہے کہ مجلس شورائے اسلامی حکومت ایران کے ہر پروگرام کی موافقت و طرفداری کرے کیونکہ ممبران پارلیامنٹ کسی پارٹی یا جماعت کے مفاد و مصالح کو نگاہ میں رکھ کر ملکی مسائل کا تجزیہ نہیں کرتے ہیں بلکہ ہر معاملے میں اسلامی نظام کے مفاد و مصالح کو اولیت حاصل رہا کرتی ہے اور اسلامی مفاد و مصالح کی حفاظت کی خاطر ہر مصلحت کو نظر انداز کیا جا سکتا ہے۔ مجلس کے علاوہ دو دوسرے قانونی ادارے بھی موجود ہیں جو پارلیامنٹ (مجلس) سے منظور شدہ مسودہ قانون (BILL) کا بھرپور مطالعہ و تجزیہ کرتے ہیں۔ ان میں سے پہلا ادارہ "شورائے نگہبان" کہلاتا ہے۔ یہ ادارہ یہ دیکھتا ہے کہ مجلس سے پاس شدہ مسودہ قانون اسلامی اصول و احکام کے خلاف نہیں ہے اور دوسرا ادارہ "شورائے تشخیص مصلحت" کہلاتا ہے۔ جو یہ طے کرتا ہے کہ مجلس سے پاس شدہ مسودہ قانون ملک و ملت کے مفاد و مصالح کے خلاف نہیں ہے۔ واضح رہے کہ ان دونوں اداروں کی مہر تصدیق کے بعد ہی کوئی مسودہ قانون "قانون" کی شکل اختیار کرتا ہے۔

درحقیقت اسلامی جمہوریہ ایران کے موجودہ قائد حضرت آیت اللہ خامنہ ای اور صدر جمہوریۂ ایران حجت الاسلام ہاشمی رفسنجانی متعدد بار اس بات کی وضاحت کر چکے ہیں کہ "ایرانی عوام اور امام خمینیؒ کے ارمانات کے درمیان علاحدگی پر مشتمل مغرب کی خواہش مغرب کو قبر میں پہنچا دے گی"۔ واضح رہے کہ ایران کے حکمرانوں کے درمیان اصول اور اسلامی انقلاب کے ارمانات کے سلسلے میں کوئی اختلاف نہیں ہے اور اگر بفرض محال کوئی اختلاف دکھائی دیتا ہے تو وہ ان ارمانات اور مقاصد تک پہنچنے کے لئے اختیار کئے گئے سلیقہ و طریقۂ کار کا اختلاف ہو سکتا ہے۔